ڈارون کے فلسفے پر مغربی تہذیب کی اساس

ڈاکٹر محمد عثمان

یہ بات تو خیر اصولی طور پر طے ہے کہ مغربی سائنس کا کوئی کلیہ ہو، اصول ہو یا کوئی Theory ہو، اس کے Scientific Application سائنسی اطلاق کے ساتھ ساتھ اس کا ایک فلسفیانہ پہلو بھی ہے جو زندگی کے عملی پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس میں معاشرت، اخلاقیات، معاشیات وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔ یہ مجرد سائنس نہیں ہے، یہ زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کر دینے والی اور ایک خاص قسم کے نتائج برپا کرنے والی اقداری، جانبدارانہ سائنس [Value loaded or oriented] ہے۔ ڈارون کی تھیوری (Theory of Evolution) مغربی سائنس وفلسفہ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تھیوری کے دو اہم نکات ہیں: [1] Struggle for existance [2] Survival of the fittest۔ اس عقیدے کی تشریح میں یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ فطرت کا اصول ہے کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے۔ ذرا غور کریں تو آپ پر واضح ہوگا کہ مغربی معاشیات Western Economy اور سیاسیات Politics میں یہی اصول کارفرما ہے۔ اس نظریے کے اثرات علمی میدان پر تو پڑتے ہی تھے، اس نے مغربی فلسفہ وفکر پر بھی بہت گہرے اثرات ڈالے۔ [۱] مغربی اقوام کا ذہنی اور جسمانی برتری کا دعوی، [۲] غیر سفید فام اقوام سے ہتک آمیز سلوک [۳] غیر سفید اقوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا [۴] ''غیر مہذب اقوام'' کو تہذیب سکھانے کے نام پر استبداد کا بازار گرم کرنا۔ [۵] دوسری اقوام کو ذہنی لحاظ سے پسماندہ سمجھ کر، ان پر حکومت کرنے کا خدائی حق۔ اسی تھیوری کے عملی شاخسانے ہیں۔ اسی تھیوری نے خود یورپی اقوام میں بھی اپنے رنگ دکھائے ہیں۔ نازی ازم کا فروغ اس کی ایک مثال ہے۔ امریکہ میں ریڈ انڈین نسل کا خاتمہ کرنا اور کالے لوگوں کو غلام بنانا اور Non-Whites کو ذہنی اور تہذیبی لحاظ سے کمتر سمجھنا۔ Burden of white men کا رویہ اور ذہنیت آج بھی تمام یورپی اقوام میں کارفرما ہے۔

اسی طرح زندگی کی دوڑ میں مسابقت competition کا مفہوم یہ ٹھہرا کہ گرے ہوئے کو نہ اٹھایا جائے بلکہ راستے سے ہٹا دیا جائے، دوسرے کی گردن کاٹ کر آگے بڑھا جائے۔ یہ ہے struggle for existance اور survival of the fittest کا عملی مفہوم زندگی میں۔ اپنے ایک بندے کے مفاد کی خاطر سو آدمیوں کی گردن کاٹ دینا جائز سمجھا جاتا ہے۔ امریکی استعماریت نے اسی اصول کے تحت پچاس برسوں میں نو کروڑ سرخ ہندیوں کو ہلاک کیا اور جمہوریت کے سنہری زمانے میں ایک ارب پچھتر کروڑ انسان مار دیے گئے۔ براہ کرم ڈارون کے فلسفے کے ہولناک اثرات پر تفصیل سے لکھئے۔

ساحل مارچ ۲۰۰۷ء